بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ الحمد للہ وحدہ والصلوٰۃ والسلام علیٰ من لا نبی بعدہ

مرقع قادیانی

جلد ۴ | امرتسر۔ بابت جولائی ۱۹۳۲ء | نمبر ۳

مرزا صاحب قادیانی کی زندگی پر

طبّی نظر

(بقلم حکیم محمد علی صاحب طبیب امرتسر کٹڑہ مہاں سنگھ)

"جناب مرزا صاحب چونکہ سب دنیا کو اپنی طرف بلاتے تھے اور فرماتے تھے کہ میرے ماننے کے بغیر نجات نہیں (معیار الاخیار) جس کی تصدیق اُن کے خلیفہ دوم نے بھی کی ہے کہ جو مرزا کو نہ مانے وہ کافر ہے (انوار خلافت) اسلئے دنیا کے ہر طبقے بلکہ ہر شخص کا حق ہے کہ آپ کے دعوے کی تنقید کرے۔ علماء مذہب نے مذہب کی رُو سے کی اور کرتے ہیں طبیبوں اور ڈاکٹروں کا حق ہے کہ اُن کی دماغی اور ذہنی کیفیت سے تنقید کریں۔ اس موضوع پر سب سے پہلے ایک رسالہ "مراق مرزا" دفتر ہذا سے نکلا تھا۔ مگر وہ غیر طبیب نے محض مرزا صاحب کی تحریرات سے اخذ کیا تھا۔ آج کی تحریر ماہر فن طبیب کی تحقیق ہے جس کا نام ہی اپنا مضمون بتا رہا ہے۔ ناظرین بغرض تحقیق و تنقید غور سے پڑھیں۔" (مدیر)

اکتوبر ۱۹۳۱ء کو میں رسالہ موسومہ "سوداء مرزا" شائع کیا تھا جس میں مرزا صاحب کی تحریرات پر طبّی نظر سے ثابت کیا تھا کہ موصوف کی صحت اچھی نہ تھی بلکہ مرض مالیخولیا

کے مریض تھے۔ ان کے کل الہامات اور دعاوی محض مرض مالیخولیا کے باعث تھے۔ اس رسالہ کے متعلق ایک عرصہ تک سکوت رہا۔ آخر ایک مرزائی وکیل صاحب نے اُس رسالہ کے متعلق میرے نام کُھلی چٹھی لکھی اور مطالبہ کیا کہ اس کا جواب کسی اخبار کے ذریعہ دیا جائے۔ اس لئے "مرقع" کے ذریعہ اس چٹھی کا جواب تحریر کیا جاتا ہے۔ یہ چٹھی میرے رسالہ کا جواب تو نہیں ہے صرف چند بہکی بہکی باتوں کا مجموعہ ہے۔

وکیل صاحب مجھے مخاطب کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ

"آپ نے اگر مرزا صاحب کو مالیخولیا کا مریض کہا ہے تو کیا ہوا۔ پہلی قومیں بھی تو اپنے زمانہ کے نبی کو ساحر اور دیوانہ کہا کرتی تھیں۔ سو مرزا صاحب پر آپ کا یہ الزام لگانا آپ کے سرکش ہونے کی صریح دلیل ہے۔"

جواب یہ صحیح ہے کہ پہلی امتوں نے بعض نبیوں کو ساحر اور مجنون کہا۔ لیکن انبیاء کرام نے بحکم خداوندی ان کے الزامات کی تردید فرما کر اپنے آپ کو صحیح الدماغ ثابت کیا تھا۔ چنانچہ خاتم النبیین صلعم پر بھی کفار مکہ نے اسی قسم کے ناپاک الزام لگائے لیکن آپ نے بحکم خداوندی "وَمَا اَنْتَ بِنِعْمَةِ رَبِّكَ بِمَجْنُوْنٍ" کا اعلان کر کے اس کی تردید فرما دی تھی۔ برخلاف ازیں مرزا صاحب کسی کے کہنے کی تردید کرنا تو درکنار، آپ اپنے منہ سے مالیخولیا، مراق کا اقرار کرتے ہوئے اُس کو اپنی صداقت کا نشان ٹھیراتے ہیں۔

شہادت نمبر ۱ "دیکھو میری بیماری کی نسبت بھی آنحضرت صلعم نے پیشگوئی کی تھی جو اسطرح وقوع میں آئی۔ آپ نے فرمایا تھا کہ مسیح آسمان سے جب اُتریگا تو دو زرد چادریں اُس نے پہنی ہونگی۔ تو اس طرح مجھ کو دو بیماریاں ہیں۔ ایک اوپر کے دھڑ کی اور ایک نیچے کے دھڑ کی۔ یعنی مراق اور کثرت بول۔" (اخبار بدر قادیان ۷ رجون ۱۹۰۶ء صـ۵ ۔ رسالہ تشحیذ الاذہان ماہ جون ۱۹۰۶ء صـ۵)

شہادت نمبر ۲ میرا یہ حال ہے کہ باوجود اسکے کہ دو بیماریوں میں ہمیشہ سے

مبتلا رہتا ہوں۔ تاہم آجکل کی مصروفیت کا یہ حال ہے کہ رات کو مکان کے دروازے بند کر کے بڑی بڑی رات تک بیٹھا اس کام کو کرتا رہتا ہوں حالانکہ زیادہ جاگنے سے مراق کی بیماری ترقی کرتی ہے۔" (کتاب منظور الٰہی ص۳۲۸ مرتبہ بابو منظور الٰہی مرزائی)

شہادت نمبر ۳ مرزا صاحب فرماتے ہیں۔ "مجھے مراق کی بیماری ہے" (ریویو بابت اپریل ۱۹۲۵ء ص۴۵)

ان تین شہادتوں سے یہ بات ثابت ہوگئی کہ مرزا صاحب خود اپنے منہ سے اپنے مراقی ہونے کا اقرار کرتے ہیں۔ اب مراق کی حقیقت ملاحظہ ہو۔

۔ نوع من المالیخولیا یسمی المراقی ۔ (یعنی مالیخولیا کی ایک قسم ہے جس کو مراقی کہتے ہیں) (شرح اسباب جلد اول ص۱۰۷)

خلیفہ اول حکیم نور الدین صاحب بھی مراق کو مالیخولیا کی ایک شاخ گنتے ہیں۔ آپ فرماتے ہیں۔

"مالیخولیا جنون کا ایک شعبہ ہے اور مراق مالیخولیا کی ایک شاخ ہے۔"

(بیاض نور الدین جزء اول مطبوعہ وزیر ہند پریس ص۲۱۱)

اس سے ثابت ہوا کہ مرزا صاحب خود اپنے دماغ میں مالیخولیا کا اقرار کرتے ہیں۔ یاد رہے کہ مرزا صاحب مالیخولیا مراقی کی حقیقت کو اچھی طرح سے جانتے تھے۔ وہ اگرچہ طبیب تو نہ تھے مگر نیم حکیم ضرور تھے۔ وہ خود لکھتے ہیں۔

"میں نے خود طب کی کتابیں پڑھی ہیں اور ان کتابوں کو ہمیشہ دیکھتا رہا۔"

(حاشیہ راز حقیقت ص۶)

اب اگر وکیل صاحب اس امر پر نہایت ٹھنڈے دل سے غور کریں تو ان کو بخوبی معلوم ہو جائیگا کہ مرزا صاحب مالیخولیائے مراق کی حقیقت سے واقف ہوتے ہوئے اپنے متعلق اس مرض کا اقرار کرتے ہیں۔ برخلاف ازیں سابقہ انبیاء علیہم السلام پر مخالفین نے الزام تو ضرور لگائے مگر اُنہوں نے کہیں اقرار نہیں کیا کہ ہمیں

مالیخولیائے مراقی ہے۔ بلکہ تردید فرمائی۔ اگر وکیل صاحب بائبل یا قرآن مجید میں کہیں یہ دکھا دیں کہ کسی سچے نبی نے اپنے حق میں مالیخولیائے مراقی کا اعتراف کیا یا مراق کو نشان صداقت ٹھیرایا ہے، تو میں ان کو مبلغ بکصد انعام دینے کو طیار ہوں۔ ورنہ مذکورہ بالا شہادتوں کو مدنظر رکھکر انہیں یقین کرلینا چاہئے کہ واقعی مرزا صاحب کو مالیخولیائے مراقی تھا۔ پس ایک احمدی ڈاکٹر کے قول کے مطابق مرزا صاحب مسیح یا نبی نہیں ہو سکتے۔ ڈاکٹر شاہ نواز صاحب لکھتے ہیں کہ

"ایک مدعی الہام کے متعلق اگر یہ ثابت ہو جائے کہ اس کو ہسٹریا[1] مالیخولیا یا مرگی کا مرض تھا تو اس کے دعوے کی تردید کیلئے پھر کسی اور ضرب کی ضرورت نہیں رہتی۔ کیونکہ یہ ایسی چوٹ ہے جو اس کی صداقت کی عمارت کو بیخ و بن سے اکھیڑ دیتی ہے۔" (ریویو اگست ۱۹۲۶ء صفحہ ۶)

پھر وکیل صاحب فرماتے ہیں۔

"کیا دنیا میں کوئی طبی یا ڈاکٹری کتاب دکھا سکتے ہو جس میں لکھا ہو کہ ایک شخص عقیل و فہیم ہونے کی حالت میں بھی مریض مالیخولیا ہوتا ہے۔" (حقیقت الجنون صک)

جواب اجی وکیل صاحب! آپ نے تو بڑی دلیری سے کہا ہے کہ ایسی کتاب دکھا سکتے ہو؟ جس کا مطلب غالباً آپ کے نزدیک یہ ہے کہ ایسی کوئی کتاب نہیں ہے جس میں تحریر ہو کہ عقلمند آدمی مالیخولیا کا مریض ہو سکتا ہے۔ میں آپ کے اس چیلنج کو بڑی خوشی سے قبول کرتا ہوں۔ آئیے سُنئے۔ "اکسیر اعظم" ملاحظہ فرمائیے۔

"اگر مریض دانشمند بودہ باشد دعوے پیغمبری و معجزات و کرامات کند و سخن از خدائی گوید و خلق را دعوت کند۔" (جلد اول صـ۱۸۸)

علامہ طبری لکھتے ہیں۔

[1] مرزا صاحب کو ہسٹریا کا دورہ بھی پڑتا تھا۔ (سیرۃ المہدی مصنفہ پسر دوم مرزا صاحب حصہ اول صـ۱۳ لاہور)

"میں نے بہت سے فاضلوں کو دیکھا کہ اکیلے رہنے لگے اور علوم کے سوا اور شغل چھوڑ دئے اور آدمیوں سے تنہائی اختیار کی۔ پھر ان کے اخلاط جل گئے اور ان کو مالیخولیا ہوگیا۔ چنانچہ انہی میں سے ایک فارابی ہے۔" (طب اکبر مطبوعہ ۱۹۰۳ء مطبع نولکشور ص ۳۶)

کیوں جی وکیل صاحب! اب آپ سمجھ گئے کہ عقیل وفہیم اور فاضلوں کو بھی مالیخولیا ہو جایا کرتا ہے۔ مرزا صاحب سے بڑا عقیل کون؟ جنہوں نے عقیلوں کو بھی بے عقل کر دیا۔

نسیان مالیخولیا کی ایک علامت ہے۔ بشرطیکہ اس کے ساتھ باقی علامات مالیخولیا بھی ہوں۔ اکیلا نسیان مالیخولیا ثابت نہیں کرتا۔ لیکن مرزا صاحب میں دوسری علامات بھی پائی جاتی ہیں۔ اسلئے مالیخولیا ہونے میں شک نہیں۔

وکیل صاحب نسیان کو مالیخولیا کی علامت کہنے سے ناراض ہوتے ہیں اور فرماتے ہیں کہ

"نسیان تو بعض انبیاء کو بھی تھا حضرت موسیٰ اور اُن کے ساتھی کے متعلق نَسِیَا حُوْتَھُمَا وارد ہے۔ حضرت موسیٰ اور اُن کے ساتھی کا نسیان قرآن کریم سے ثابت ہے۔ تو کیا معترض کے نزدیک وہاں بھی مالیخولیا کی علامت موجود تھی۔"

جواب وکیل صاحب! ذرہ انصاف سے بات کیجئے۔ کسی نبی کو آجتک خدائی تعلیم اور خدائی الہام میں نسیان نہیں ہوا۔ اس کے علاوہ دوسری باتوں میں ہوا ہو تو الگ بات ہے۔ نیز صرف ایک نسیان ہی کا ہونا مالیخولیا کو ثابت نہیں کرتا۔ مرزا صاحب میں مالیخولیا کی تمام علامات کے ساتھ نسیان بھی تھا اور وہ بھی خدائی الہامات میں۔ ذرہ غور سے ملاحظہ فرمائیے مرزا صاحب فرماتے ہیں۔

(۱) "مجھے صبح کو ایک الہام ہوا تھا۔ میرا ارادہ ہوا کہ لکھ لوں۔ پھر حافظہ پر بھروسہ کرکے نہ لکھا۔ آخر وہ ایسا بھولا کہ ہرچند یاد کیا مطلق یاد نہ آیا۔" (اخبار بدر

۶، مارچ ۱۹۰۳ء صفحہ ۵) (۲) "آج صبح جب میں نماز کے بعد ذرہ لیٹ گیا تو الہام ہوا مگر افسوس کہ ایک حصہ اس کا یاد نہیں رہا" (البشریٰ جلد ۲ صفحہ ۸۰)

نسیان کے علاوہ باقی علامات مالیخولیا جو مرزا صاحب میں موجود تھیں

(۱) خوف (۲) خواب میں سیاہ چیزوں کا دیکھنا (۳) ہاتھ پاؤں کا ٹھنڈا ہونا یا جلنا (۴) تفکرات (۵) سوءِ ہضم (۶) بعض اوقات اپنے آپ کو خدا سمجھنا (۷) اپنے خیالات پر قابو نہ ہونا (۸) خلقت خدا کو مذہبی تبلیغ کرنا (۹) اپنی سب باتوں کو خدا کی طرف سے سمجھنا (۱۰) تعلی اور بلندی کے خیالات (۱۱) بعض دفعہ ایسا خیال کر لینا جس کی واقعات تردید کرتے ہوں (۱۲) اُن کی اکثر باتوں کا آپس میں متضاد ہونا۔

یہ تمام علامات مالیخولیاء مرزا صاحب میں روز روشن کی طرح موجود تھیں جن کا ثبوت رسالہ "سوداء مرزا" میں بوضاحت دیا گیا ہے وہاں دیکھ لیں۔

پھر وکیل صاحب حقیقت الجنون کے صفحہ ۲۴ پر لکھتے ہیں کہ حضرت مسیح موعود (مرزا) پر اعتراض کیا ہے کہ حضور نے فریضہ حج ادا کرنے میں دیر کر کے اپنی بیماری کا ناقابل تردید ثبوت بہم پہنچایا۔ وکیل صاحب نے "حقیقت الجنون" میں اس کے چار جواب دئے ہیں۔

"اول مرزا صاحب کیلئے مکہ میں امن نہ تھا۔ دوم وہ دردسر۔ دوران سر۔ ذیابیطس وغیرہ امراض میں مبتلا تھے اس لئے حج نہیں کیا۔ سوم وہ مذہبی جنگ یعنی جہاد فی سبیل اللہ میں ہمیشہ مشغول رہے جو کہ صحیح بخاری کی حدیث کی رُو سے فریضہ حج سے یقیناً افضل ہے۔ چہارم مرزا صاحب کے پاس طلب حق کی نیت سے جانا نفلی حج سے زیادہ موجب ثواب تھا۔ ان چہار وجوہ کی بنا پر مرزا صاحب نے حج نہیں کیا۔ لہذا وہ قابل مواخذہ نہ تھے"۔

جواب حضرت مسیح موعود کے حج کرنے کے متعلق وہ حدیث جس کا میں نے اپنے رسالہ "سوداء مرزا" میں حوالہ دیا ہے حسب ذیل ہے۔

عن النبی صلعم قال والذی نفسی بیدہ لیھلّنّ ابن مریم بفج الروحاء

حاجًا او معتمرًا او لیثنیتھما - (صحیح مسلم جلد اول ص۔ باب جواز التمتع والقران مطبع علیمی دہلی مطبوعہ ۱۳۴۹ھ)

"یعنی حضرت ابوہریرہ نبی صلعم سے روایت کرتے ہیں کہ فرمایا حضور نے قسم ہے اس ذات پاک کی جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے یقینًا احرام باندھینگے ابن مریم فج روحا سے حج کا یا عمرہ کا یا قِران کرینگے ان دونوں میں۔ (یعنی عمرہ ادا کرکے اسی احرام سے حج کرینگے)۔"

اس حدیث سے حسب ذیل باتیں ثابت ہوتی ہیں اوّل مسیح موعود دنیا میں آکر اپنے متعلق ایسی فضا قائم کرینگے کہ حجاز اور تمام دنیا میں ان کیلئے امن ہوگا اور وہ بلا خوف وخطر حج کرینگے۔ دوم ان کے بدن پر کوئی ایسی بیماری نہ ہوگی جو ان کو حج بیت اللہ سے مانع ہو۔ سوم وہ جہاد کرینگے لیکن امن قائم ہوجانے کے بعد وہ بلا خوف وخطر حج کو جائینگے۔ چہارم ان کے پاس طلب حق کی نیت سے لوگ جائینگے۔ لیکن لوگوں کا اُن کے پاس جانا حج سے مانع نہ ہوگا۔

لہٰذا جو شخص مسیح موعود تو کہلاتا ہے لیکن اپنے اندر ایسے اوصاف نہیں رکھتا جس کے باعث وہ حج کرسکے وہ یقینًا مسیح موعود نہیں ہے بلکہ وہ مالیخولیا کا مریض ہے۔ کیونکہ مالیخولیا کا مریض اپنے اندر وہ اوصاف بیان کرتا ہے جس کا وہ اہل نہیں ہوتا۔ بعض بادشاہی کا دعوےٰ کرتے ہیں، بعض غیب دانی کا، بعض پیغمبری کا (اکسیر اعظم جلد اول ص۱۸۸) بعض فرشتہ ہونے کا دعوےٰ کرتے ہیں، بعض پاگل خدا بن بیٹھتے ہیں۔ (شرح اسباب جلد اول ص) حالانکہ وہ کچھ بھی نہیں ہوتے۔ اسی طرح مرزا صاحب مسیح وسیح تو تھے نہیں لیکن دعوےٰ کرڈالا۔ پھر حج بیت اللہ کی اہم علامات میں ناکام رہے تو معلوم ہوا انہوں نے اپنے آپ کو وہ کچھ بنانا چاہا جس کے وہ اہل نہ تھے۔ یہی مالیخولیا کی زبردست علامت ہے جس کا مرزا صاحب مجسم ثبوت تھے۔ ھٰذا ھو المقصود۔

اس حدیث سے مرزائیوں میں تلملاہٹ | جب تک مرزا صاحب زندہ رہے اس وقت تک تو مرزائیوں نے اس حدیث کو آیت قرآنی سمجھکر حرزِ جان بنائے

رکھا۔ کیونکہ مرزا صاحب تمام عمر اپنے مریدوں کو اپنے حج کرنے کا دلاسہ دیتے رہے۔ چنانچہ ایک دفعہ مرزا صاحب سے کسی نے پوچھا کہ آپ حج کب کرینگے؟ آپ نے یہ جواب دیا کہ ابھی تو ہم سوؤروں کو مار رہے ہیں۔ اُن سے فارغ ہونگے تو حج کرینگے۔ (اخبار القادیان یکم ستمبر ۱۹۰۲ء صفحہ ۶)

دوسری جگہ مرزا صاحب لکھتے ہیں۔ "ہم بہر حال حج کو جاینگے"۔ (ایام الصلح اُردو صفحہ ۱۶۹)

لیکن جب مرزا صاحب بلا حج کئے فوت ہو گئے تو مرزائیوں کو اس حدیث سے سخت تلملاہٹ ہوئی۔ پھر اپنی قدیم عادت کے مطابق اس حدیث کی تاویلیں کرنے بیٹھ گئے۔ (باقی دارد)

مودّت نامہ ثنائی
اور
خواجہ کمال الدّین صاحب لاہوری

(بقلم منشی محمد عبداللہ معمار امرتسر کٹڑہ کرم سنگھ)

" مرقع گذشتہ نمبر میں اس مضمون کی پہلی قسط درج ہو چکی ہے جس میں مرزا صاحب کے آخری فیصلہ والا اشتہار درج ہو کر خواجہ کمال الدین صاحب کے جواب کا ذکر کیا گیا ہے قسط اول میں اصل بات کا جواب تو آچکا ہے آج خواجہ صاحب کی زائد باتوں کا جواب دیا جاتا ہے تاکہ خواجہ صاحب ناراض نہ ہوں کہ میری محنت کی یہ قدر کی ہے کہ ساری کتاب کا جواب نہیں دیا۔

خدا کا شکر ہے کہ یہ بحث مرکز پر آ گئی ہے۔ یعنی امت مرزائیہ بہر دو صنف اس بات پر متفق ہو گئی ہے کہ مرزا صاحب کا آخری فیصلہ والا اشتہار مباہلہ تھا۔ ہم اس سے